اسرار الاولیاء

ملفوظات

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ بدر اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ جام نور

۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶

اردو ترجمہ کتاب

اسرار الاولیاء

یعنی ملفوظات زاہد الاتقیاء سراج الاولیاء حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر مسعود اجودھنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ بدر اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بنور معرفتہ وفضل احوال المحبین علی العاملین بکمال فضلہ وحکمتہ۔ بے حد ثنا اس خالق کو جس کے فضل کے فیض سے صاحب المکارم سلطان الاولیاء قطب العالم وارث الانبیاء تاج الاصفیاء شمس العارفین فرید الحق والشرع والدین دام اللہ تقویٰ کے الفاظ اور بادہ کے فوائد جو میں نے سنے لکھے اور ان کا نام اسرار الاولیاء رکھا۔

بعد ازاں بندہ درویشاں خادم الفقراء والمساکین کہ جوان معانی کا جمع کنندہ ہے عرض

لے مبسا عافی

اس کے اعمال نامے میں سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

پھر فرمایا کہ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر کی وفات کے بعد شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی خدمت کی کہ کوئی خادم ایسی خدمت بجا نہیں لا سکتا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کو بغداد میں میں نے دیکھا۔ تو آپ سر پہ چولہا اٹھائے ہوئے تھے۔ اور اس پر دیگچی میں کچھ گرم کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ حج کو۔ مجھے یہ دیکھ کر تعجب آیا۔ لوگوں سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے سال سے یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ کہا۔ پچیس سال سے اس درویش کو اسی طرح خدمت بجا لاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ عبداللہ خفیف سے پوچھا گیا۔ کہ یہ دولت کہاں سے پائی؟ فرمایا۔ ایک درویش کی خدمت کرنے سے۔ کہ جو کچھ وہ درویش فرماتا تھا۔ میں سر آنکھوں سے بجا لاتا تھا۔ چنانچہ ایک روز مجھے اس درویش نے فرمایا۔ کہ فلاں درویش کو میرا سلام پہنچانا۔ اور عرض کرنا کہ کل میرے پیر کا عرس ہے۔ کھانا موجود ہوگا۔ قدم رنجہ فرمایئے گا۔ اور اس مقام کو بابرکت کیجئے گا۔ تاکہ کھانا آپ کے روبرو تقسیم ہو۔ جہاں پہ وہ درویش رہتا تھا۔ راستے میں شیر کا ڈر تھا۔ اس درویش نے مجھے یہ کام آزمائش کے لئے فرمایا تھا۔ الغرض حکم کے بموجب روانہ ہوا۔ تو ایک مقام پر شیر بالمقابل ہوا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا۔ تو کہا کہ اے شیر! میں اپنے پیر کے حکم کے بموجب فلاں درویش کے پاس جاتا ہوں۔ مجھے راستہ دے دو۔ یہ سنتے ہی شیر نے راستہ دے دیا۔ اور آداب بجا لا کر چلا گیا میں گزر کر اس درویش کے پاس پہنچا۔ اور پیغام پہنچایا۔ اس نے قبول کیا۔ کہ میں آؤں گا۔ میں آداب بجا لا کر واپس حاضر خدمت ہوا۔ تو میرے پیر نے مجھے گلے لگایا۔ اور فرمایا کہ واقعی خدمت کا حق یہی تھا۔ جو تو بجا لایا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا کہ جاؤ! تجھے دین اور دنیا سے*۔ وہاں سے لوٹ کر میں کٹیا میں آ گیا۔ پس جو نعمت مجھ میں دیکھتے ہو۔ وہ سب اس درویش کی عطا کردہ ہے۔

* مالا مال کر دیا *

کو دیکھا۔ جو ازحد یادِ الٰہی میں مشغول تھا۔ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگتا رہتا۔ اندر جا کر اسے سلام کیا۔ فرمان ہوا کہ بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ گئے۔ تو دل میں خیال آیا کہ یہ بزرگ جنگل میں رہتا ہے۔ اسے روزی کہاں سے ملتی ہے؟ جونہی یہ خیال آیا۔ اس بزرگ نے فرمایا۔ اے خواجہ! تقریباً ستر سال سے میں اس غار میں رہتا ہوں۔ مجھے عالمِ غیب سے روزی پہنچ جاتی ہے۔ آج کی رات اگر تو میرے ہاں مہمان رہے۔ تو تجھے میرے توکل کا ذوق معلوم ہو جائے۔ کہ میں کہاں سے کھاتا ہوں۔ الغرض۔ آپ نے شام کی نماز اس بزرگ کے ہمراہ ادا کی۔ تو اتنے میں ایک شخص شیر پر سوار دسترخوان لے کر آ پہنچا۔ جب نزدیک آ گیا۔ تو شیر سے اتر کر دسترخوان اس بزرگ کے پاس رکھ کر آپ دست بستہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ بزرگ نماز سے فارغ ہوا۔ تو فرمایا کہ جو کچھ آگے لاؤ۔ ابھی کھانا نہ شروع کیا تھا۔ کہ صوفی اور آ گئے۔ الغرض سب نے مل کر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد اس بزرگ نے زمین پر ہاتھ مارا۔ تو ایک چشمہ بہہ نکلا۔ جس سے سب نے مل کر پانی پیا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اللہ اکبر کہا اور بیٹھ گئے پھر اس بزرگ نے فرمایا کہ اے خواجہ! تو کہتا تھا کہ یہ کہاں سے کھاتا ہے دیکھ میری روزی اس طرح مجھے پہنچتی ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص عالمِ توکل میں حق تعالیٰ کے کرم پر بھروسہ کرتا ہے۔ اسے عالمِ غیب سے روزی پہنچتی ہے۔ اور جو کچھ وہ طلب کرتا ہے۔ سے مل جاتا ہے۔

شیخ الاسلام یہ فوائد ختم کر کے اٹھ بیٹھے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛